Nimra Afzal

امت مسلمہ کو موجودہ حالات میں کن کن مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کا حل تجویز کریں۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی روحانی اور مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے انھیں بے پناہ انعامات اور وسائل سے نوازا۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسولؐ کی صورت میں مسلمانوں کی روحانی ضرورت کو پورا کیا۔ روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے بے شمار وسائل عطا فرمائے۔ مسلمان دنیا کی آبادی کا 21 فیصد ہیں۔ تین کروڑ مربع میل زمین پر ان کی حکومتیں قائم ہیں۔ تیل کے مجموعی ذخائر میں سے 69 فیصد ان کے پاس ہیں جب کہ گیس کے ذخائر کے حوالے سے بھی مسلمان مالا مال ہیں۔

1. عالم اسلام کے داخلی مسائل

عالم اسلام کو درج ذیل داخلی مسائل درپیش ہیں:

امن عامہ کا مسئلہ

اس وقت پوری مسلم دنیا بالعموم اور پاکستان بالخصوص امن عامہ کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ قتل و غارت گری، راہزنی، چوری، دہشت گردی، بم دھماکے اور عورتوں پہ تشدد جیسے بے شمار مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ گویا اللہ کا عذاب ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورۃ انعام میں بیان فرماتا ہے:

ترجمہ: "فرما دیجیئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے خواہ تمھارے اوپر یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے یا تمھیں فرقہ فرقہ کرکے آپس میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھئے! ہم کس طرح آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔" (الانعام: 65)

غربت و بے روزگاری کا مسئلہ

اس وقت تیل کی دولت سے مالا مال چند مسلم ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک کو دیکھا جائے تو وہ شدید ترین معاشی بحران سے دوچار ہیں۔ پاکستان خود غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ آئے روز لوگ خودکشی کر رہے ہیں۔ ہنرمند افراد کی بھی شدید کمی ہے۔

Scanned with CamScanner

عورتوں پر تشدد

اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں افسوس کہ مسلم حکومتیں آج تک عملی شکل میں ان کو نافذ نہیں کر سکیں۔ وراثت میں عورت کا جو حق ہے وہ محض کاغذی کارروائی تک ہے۔ حقیقتاً عورتوں کو وراثت میں حق نہیں دیا جاتا۔ بعض ممالک میں انھیں تعلیم کے حوالے سے برابر حقوق حاصل نہیں۔ عزت کے نام پہ قتل کر دینے جیسے واقعات پاکستان میں بھی آئے روز ہو رہے ہیں مثلاً جہیز نہ لانے پر تیزاب پھینک دینا۔ عرب ممالک میں بھی بہت حوالوں سے قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے اور خود پاکستان میں بھی۔

فرقہ واریت

مسلم دنیا اس وقت شدید ترین فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہے اور غیر مسلم اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ شیعہ بلاک کے مقابلے میں سنی بلاک بنانا اور سنی بلاک کے مقابلے میں شیعہ بلاک بنانا اور پھر اس چیز کو ہوا دینا، یہ سامراجی قوتوں کا روزِ اول سے وتیرا رہا ہے۔ عراق، ایران جنگ اسی کا شاخسانہ تھی۔ پاکستان میں کچھ عرب ممالک کا اپنے مسلک کی تنظیموں کو فنڈز فراہم کرنا اور دوسری طرف سے بعض شیعہ ریاستوں کا اپنی تنظیموں کو سپورٹ کرنا بھی فرقہ واریت کے مسائل کو پیدا کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۔

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقوں میں نہ پڑو **(آل عمران: 3)**

فکری انتشار

مسلم ممالک فکری انتشار کا بھی شکار ہیں۔ ابھی تک امت میں یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ اسلام کا سیاسی نظام خلافت ہے یا جمہوریت یا کوئی اور نظام؟ اسی طرح انتخاب کے لیے کون سا نظام صحیح ہے؟ اسلام کا معاشی نظام کیا ہے؟ مسلمان ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے کیا حقوق ہیں؟ اس طرح کے کئی دیگر مسائل ہیں۔

Scanned with CamScanner

تعلیم کی کمی

مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں بالخصوص اور فنی تعلیم میں بالعموم بہت پیچھے ہیں۔ پاکستان جیسا ملک بھی شرح خواندگی میں ابھی تک 60 فیصد سے اوپر نہیں جا سکا۔ کچھ مسلمان ممالک میں پڑھے لکھے افراد کی تعداد 90 فیصد سے زیادہ ہے۔ مگر وہ بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ مسلمان ممالک کے کل پی ایچ ڈی ڈگریز کے مقابلے میں اکیلے جاپان کے پی ایچ ڈیز کی تعداد زیادہ ہے۔ تعلیم کے حوالے سے اعداد و شمار میں اور بہت ساری چیزیں ہیں جیسے یونیورسٹیوں کی تعداد، ان کی رینکنگ اور ان میں ہونے والے ریسرچ ورک کا معیار۔ اس حوالے سے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

اخلاقی بے راہ روی

جو قومیں اخلاقی اعتبار سے مضبوط ہوتی ہیں وہ دنیا کو نیو ورلڈ آرڈر دینے کے بھی قابل ہوتی ہیں۔ لیکن جو قومیں اخلاقی اعتبار سے پست ہوں وہ دنیا میں کوئی معرکہ سر انجام نہیں دے سکتیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلم امہ میں جھوٹ، بددیانتی، اقربا پروری، منافقت، جنسی بے راہ روی اور جنسی تشدد جیسے برے اخلاق نہ صرف پیدا ہو چکے ہیں بلکہ آہستہ آہستہ مسلم ممالک کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

2 عالم اسلام کے خارجی مسائل

مغربی تہذیبی یلغار

مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو باقی دنیا پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص نافذ کرنے کا خواہشمند ہے۔ اس حوالے سے کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا جا رہا ہے۔ جب بھی کوئی دوسری تہذیب پیسے کے زور پر مسلط کی جاتی ہے تو متاثرہ تہذیبوں کو کئی حوالوں سے نقصان ہوتا ہے۔ عالم اسلام کے مسائل میں سے تہذیبی یلغار بہت سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔

Scanned with CamScanner

4

وسائل پر قبضہ کی مغربی کوشش

مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا اور اپنے وسائل کو آنے والے دنوں کے لیے محفوظ رکھنا، یہ مغرب کی شروع دن سے پالیسی رہی ہے۔ جس طرح تیل کے ذخائر کے لیے امریکہ اور یورپ نے جنگیں کی ہیں اور ساری مسلم سوسائٹی کو تہ و بالا کیا ہے، سب واضح ہے۔

مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا

مغرب اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں کئی طریقوں سے کام کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی مسلمان ملک داخلی طور پر اس قدر مستحکم ہو جو کل کو ان کے لیے کوئی مسئلہ پیدا کر سکے۔ اگر ایسا ہوا تو دنیا میں اس کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔

اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کی تشکیل

برطانیہ نے اسرائیلی ریاست کے لیے بنیادیں فراہم کیں اور امریکہ آج اس ناجائز ریاست کا سرپرست ہے۔ مغربی دنیا کو اسرائیل کے مظالم یاد نہیں آتے جو جتنے چاہے اتنے فلسطینیوں کا خون ناحق بہا دے۔ اس چیز نے بھی عالم اسلام کو بہت متاثر کیا۔

شعائر اسلام کا مذاق

محمد مصطفیٰ کریم ﷺ وہ ہستی ہیں جن کے پاؤں کا دھوون بھی آب حیات ہے، جن کے نعلین پاک کے حوالے سے حسن رضا خان صاحب نے کہا:

> جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضورؐ
> تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

مسلمان آپؐ کی عزت و آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنا عین ایمان گردانتے ہیں۔ آپؐ کے توہین آمیز خاکے بنانا، جیسا کہ یہ خاکے سب سے پہلے ڈنمارک کے اخبار جیرانڈ پوسٹن نے 2005ء میں شائع کیے اور پھر

Scanned with CamScanner

تسلسل کے ساتھ ایسا کیا جاتا رہا۔ 20 مارچ 2011 کو ٹیری جونز نے گرجے میں نعوذ باللہ قرآن مجید کو جلایا۔ جولائی 2012 میں جیام یا صنل ایک امریکی نے نعوذ باللہ ایک گستاخانہ فلم بنائی جس پر پورے عالم اسلام میں شدید احتجاج ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ آئے روز دین اسلام پر مختلف حملے اور ان کو آزادی اظہار کا نام دینا وہ دہرے رویے ہیں جنہوں نے مغرب و مشرق میں نفرتوں کے بیج بوئے ہیں۔ شعائر اسلام کی توہین تو مغرب میں ہوتی ہے مگر دنیا کے گلوبل ویلج بننے کی وجہ سے مسائل مسلم ممالک میں پیدا ہوتے ہیں۔

اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت

مغرب آئے روز مختلف ممالک میں بہت ساری ایسی NGOs کو فنڈنگ کرتا رہا ہے جو اسلامی قوانین کے خاتمے یا ان میں ترامیم کے لیے کوشاں رہتی ہیں جیسے قانون توہین رسالت "295C" میں ترمیم کی بار بار کوششیں کی گئیں۔ اس مداخلت سے بہت سارے مسلم ممالک میں عوام اور حکومت کے درمیان نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔

مغرب کے عدل و انصاف کے دہرے معیار

مشرقی تیمور میں تحریک آزادی چلے تو علیحدہ ریاست تشکیل دے دی جاتی ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان ریاست کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور ایک عیسائی ریاست وجود میں آتی ہے جب کہ یہی تحریک کشمیر میں ہو تو مغرب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان دوہرے معیارات کی وجہ سے بہت سارے مسائل نے جنم لیا ہے۔

مسائل کا حل / تجاویز

مسلم امہ کے مسائل کے حوالے سے چند اہم تجاویز درج ذیل ہیں:

اتحادِ امت

قرآن مجید میں اتحاد کے حوالے سے واضح تعلیمات موجود ہیں جن سے اختلاف کی صورت میں شدید وعید سنائی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو" **(آلِ عمران: 103)**

سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے:

"بے شک ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" **(الحجرات: 10)**

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

"علم آجانے کے بعد وہ لوگ آپس کی ضد کے باعث جدا جدا ہو گئے" **(الشوریٰ: 14)**

سورۃ الانفال میں اختلاف کی صورت میں قوم کے اندر جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا:

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تمہاری ہمتیں پست ہو جائیں گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کیا کرو، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" **(الانفال: 46)**

قرآن و حدیث کی روشنی میں اتحاد کی اہمیت اور اختلاف کی صورت میں شدید وعید آئی ہے جب کہ مسلم ممالک آج اسی بحران میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

(1) مؤتمر عالم اسلام اور رابطہ عالم اسلامی کی تشکیل جدید

مندرجہ ذیل بالا دو بڑی تنظیموں کو از سر نو فعال کیا جائے۔ ان کے دفاتر تمام ممالک میں بنائے جائیں۔ ان کو متحرک بنانے کے لیے علیحدہ سے ٹاسک فورس بنائی جائے۔

Scanned with CamScanner

(ii) اسلامی تعاون کی تنظیم OIC

اسلامی تعاون کی تنظیم کو متحرک کرنے کے حوالے سے ڈاکٹر محمد امین رقم طراز ہیں

- ان مسلمان ممالک کو منظم کیا جائے جو اتحاد امت کے سنجیدہ حامی ہیں اور مسلم دشمن قوتوں کے ہتھکنڈوں کو سمجھتے ہیں۔ ان کا ایک مضبوط گروپ بنایا جائے تاکہ ان سے کام لیا جا سکے۔
- تنظیم کو سعودی عرب کے مالی اور انتظامی شکنجے سے نکالا جائے
- اسے مغربی ممالک اور ان کی ایجنسیوں کے اثرات سے پاک کیا جائے
- تنظیم کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے مستقل نشست دلائی جائے

(iii) اتحاد امت کے حوالے سے اقبال اور افغانی کا نقطۂ نظر

سید جمال الدین افغانی اور علامہ محمد اقبال کے نزدیک اتحاد کی بنیاد علاقہ، زبان یا رنگ و نسل نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ دونوں ایسی اسلامی ریاست کی تشکیل چاہتے تھے جو تعصبات سے پاک ہو۔ اقبال اور افغانی کے نظریات کو موجودہ دور میں نیٹو کی طرز پر نافذ کیا جا سکتا ہے۔ جس میں مسلمان ممالک کے درمیان ویزہ فری ہو، دفاع اور کرنسی ایک ہو، سائنس اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے مشترکہ جدوجہد ہو نیز او آئی سی کے صدر کو مسلمانوں میں خلیفہ کی حیثیت حاصل ہو۔ اس حوالے سے علامہ اقبال کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

Scanned with CamScanner

دفاع

دفاع کے حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں

- مسلمان ممالک کا مشترکہ دفاع نیٹو کی طرز پر ہو
- مشترکہ فوج، جس کا چیف مختلف ممالک سے تبدیل ہوتا رہے
- مسلمان ممالک کا مشترکہ سرمائے سے جدید اسلحہ سازی کے مختلف پلانٹس لگانا جیسے ایٹمی و میزائل ٹیکنالوجی،
- مشترکہ فوج کی تربیت خالص اسلامی انداز سے کی جائے تاکہ وطنیت، لسانیت اور علاقیت کے بت پاش پاش ہو سکیں۔
- سکول اور کالجز میں فوجی تربیت دینا۔

تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کے میدان میں ترقی کے حوالے سے تجاویز اور لائحہ عمل درج ذیل ہے:

- مسلم معاشرے میں ناخواندگی ختم کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کرنا
- دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ضروری دینی تعلیم کا بندوبست کرنا
- مشترکہ سرمائے سے سائنس و ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنانا
- اسلامی یونیورسٹیوں کا قیام جہاں پر دینی تعلیم جدید خطوط پر فراہم کی جائے۔
- غیر مسلم سکالرز کی طرف سے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے مشترکہ ادارے بنانا۔
- مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کے لیے مختلف ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم کرنا اور ان کے نتیجۂ فکر کو عملاً نافذ کرنا۔

معیشت

اس حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں

- مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی بنائیں اور یہود و نصاریٰ کے چنگل سے خود کو آزاد کروائیں۔
- مشترکہ کرنسی بنانا جیسے یورپ کی کرنسی یورو وغیرہ

Scanned with CamScanner

- مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں بنانا
- سود کا مکمل خاتمہ کرنا اور معیشت کو نظامِ زکوٰۃ و عشر پر استوار کرنا
- اپنا سرمایہ اسلامک بینک میں رکھوانا اور اس حوالے سے اسلامک بینک کی طرف سے پوری گارنٹی فراہم کیا جانا
- تجارت کے حوالے سے باہمی پابندیاں ختم کرنا
- ویزا پالیسی باہم نرم کرنا
- بلا سود بینکاری کو فروغ دینا

معاشرت

- اسلامی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کرنا
- خاندانی نظام کو مضبوط کرنا۔
- حجاب کو فروغ دینا
- میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے اخلاق تباہ کرنے والی فلمیں، ڈرامے اور دیگر چینلز ختم کرنا
- دعوت و اصلاح کے جدید ادارے قائم کرنا

اخلاق

- امہ کو اخلاقی اصولوں کا پاسدار بنانا
- جھوٹ، بغض، حسد جیسے برے اخلاق کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوشش کرنا
- قرآن مجید اور سنتِ رسول پڑھانے اور ان پر عمل کرانے کے حوالے سے دعوت و اصلاح کے ادارے بنانا۔
- جدید ذرائع کو تبلیغ کے لیے استعمال کرنا
- دین اور اخلاقی اصولوں کو اس طرح سے بیان کرنا کہ بات دل میں اتر جائے۔ اس حوالے سے اسلامی تربیت گاہوں کا مشترکہ قیام کرنا۔

Scanned with CamScanner

قانون و انصاف

- مسلم ممالک کی مشترک مجلس فقہ و اجتہاد بنانا
- مسلم ممالک کی مشترکہ پارلیمانی یونین اور مشترکہ چیف جسٹس کمیٹی بنانا تاکہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔
- عالمی عدالت انصاف کی طرز پر اسلامی عالمی عدالت انصاف بنانا
- مل کر ایسا نظام وضع کرنا جس میں انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر عالمی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دینا

خلاصہ بحث

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی اور بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے ان کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے نمائندے، سائنس دان، سوشل اور سیاسی مفکرین اور مغرب میں بسنے والے مسلمان سکالرز مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہو سکے۔

Scanned with CamScanner